# 12459 ـ فطرانہ کا حکم اور اس کی مقدار

**سوال**

کیا یہ مندرجہ ذیل حدیث صحیح ہے :

" رمضان کے روزے اس وقت تك اٹھائے نہیں جاتے حتی کہ فطرانہ ادا کر دیا جائے "

اور اگر مسلمان روزے دار شخص محتاج اور ضرورتمند ہو جو زکاۃ کے نصاب کا مالك نہ ہو تو کیا اس کو بھی فطرانہ دینا واجب ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

فطرانہ ہر مسلمان شخص پر فرض ہے، اور اس کی ادائیگی ہر وہ شخص کریگا جس کے پاس اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے عید کے دن اور رات کا خرچ ہو اس کے لیے ایك صاع فطرانہ ادا کرنا فرض ہے.

اس کی دلیل ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی یہ حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك صاع کھجور یا ایك صاع جو ہر مسلمان مرد و عورت آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے پر فطرانہ فرض کیا، اور حکم دیا کہ لوگوں کے عید کی نماز کے لیے نکلنے سے قبل ادا کیا جائے "

متفق علیہ، مندرجہ بالا الفاظ بخاری کے ہیں.

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایك صاع غلہ یا ایك صاع کھجور یا ایك صاع جو یا ایك صاع منقہ یا ایك صاع پنیر فطرانہ ادا کیا کرتے تھے "

متفق علیہ.

اور علاقے کی خوراك مثلا چاول وغیرہ کا ایك صاع ادا کرنے سے فطرانہ ادا ہو جائیگا.

یہاں صاع سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے اور وہ چار چلو جو کہ ایك معتدل شخص کے دونوں

ہاتھ متوسط طور پر بھرے ہوں صاع بنتے ہیں.

اور اگر فطرانہ ادا کرنا ترك کر دے تو وہ گنہگار ہے اور اس کی قضاء واجب ہو گی.

آپ نے جو حدیث بیان کی ہے ہمارے علم کے مطابق تو یہ صحیح نہیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے، اور ہمارے اور آپ کے قول و عمل کی اصلاح فرمائے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.